48 P
2678
Urdu

Taranaya Azad. NO 8 9 copies
Tarana-i-Azad in Urdu

RECEIVED. 14 DEC. 1931
DEPARTMENT

بندے ماترم

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ترانۂ آزاد

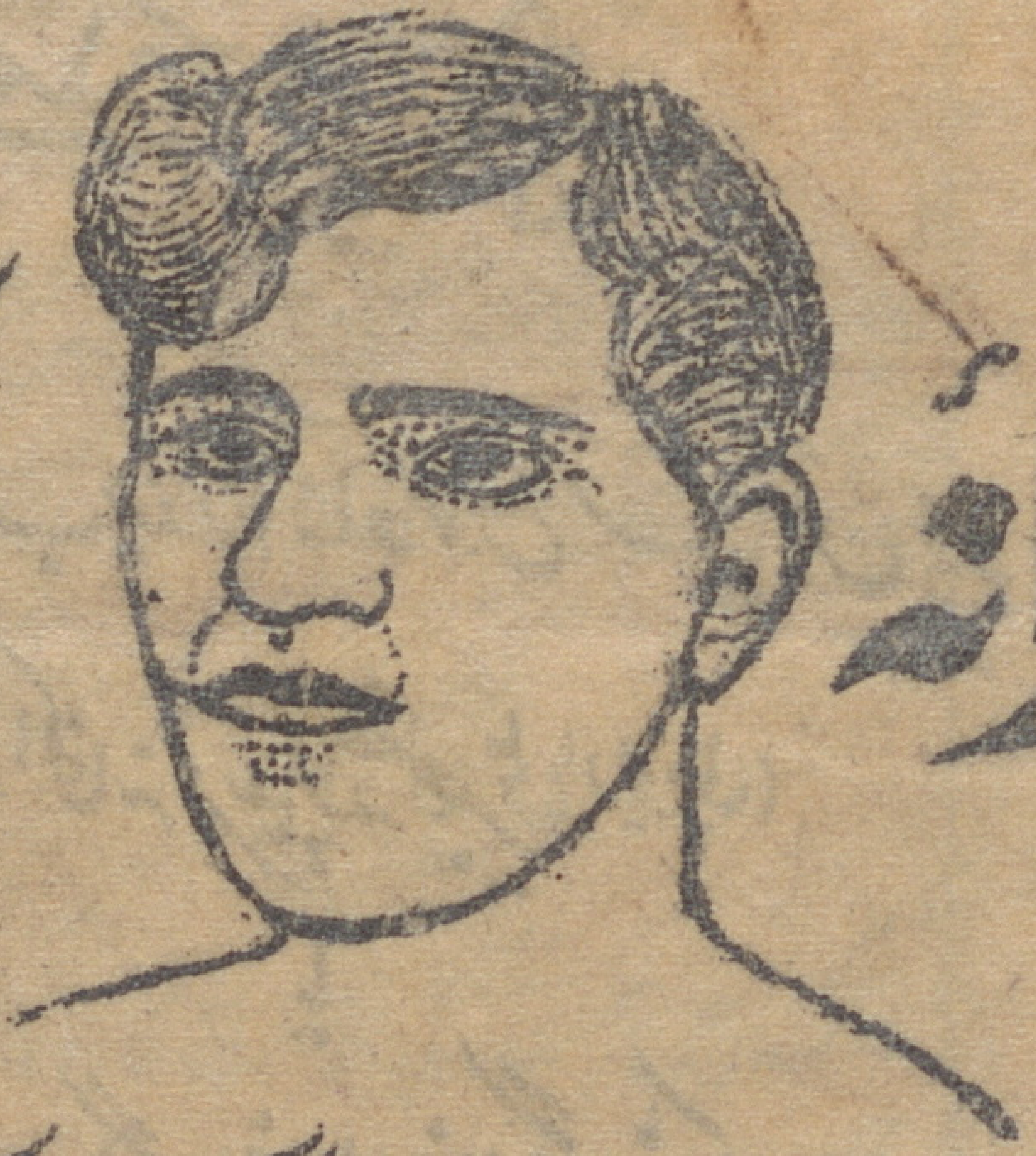

کنور پرتاب چندر آزاد موضع سیاگن پور ڈاکخانہ فرید پور
ضلع بریلی (یو-پی)

نوجوانوں اور طالبعلموں کے پڑھنے کے قابل

امولیہ راشٹریہ کتاب کنور پرتاب چندر آزاد نے
آنند پریس بریلی میں شائع کرائی
بار اول ۱۰۰۰ جلد   قیمت ۱/

ARCHIVES LIBRARY
GOVT. OF INDIA

ہے آج زمانہ اے ویرو آزادی کے دیوانوں کا
جیون دھن سب قربان کر دیں آج سے بلدانوں کا

ملنے کا پتہ

بیٹھک کنور پرتاپ چندر آزاد موضع سیہا گن پور
ڈاکخانہ فرید پور ضلع بریلی (یو۔پی)

یا

چودھری پورن سنگھ موضع لبنت نگر ڈاکخانہ رچھا
ضلع بریلی

ہمارے یہاں ہر قسم کی چھپائی اُردو ہندی گورمکھی
نہایت ارزاں اور عمدہ ہوتی ہے

منیجر اشرف پریس بریلی

891.43
A 11 T
P
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No. 2678
Date 28.2.72
GOVT. OF INDIA

نمبر (۱)

وحشت پیدا ہوئے ہیں وحشی یہ مرجائینگے
مرتے مرتے وحشی کو زندہ مگر کر جائینگے

ہم کو پیسے گا فلک چکی میں اپنی کب تلک
خاک بنکر آنکھ میں اسکی بسر کر جائینگے

گر رہی ہے برگ خزاں گویا دمبدم دو ہی گیسوں
پیشوائے فصل گل میں تو بسر کر جائینگے

خاک میں ہم کو ملانے کا تماشہ دیکھنا
تخمریزی سے نئے پیدا شجر ہو جائینگے

تو تو آنسو جو رلاتے ہیں ہمیں ان کے لئے
اشک کے سیلاب سے برپا حشر کر جائینگے

گردش گرداب میں ڈوبے تو کچھ پرواہ نہیں
بحر ہستی میں نئی پیدا لہر کر جائینگے

کیا سمجھتے ہیں سمجھ کر وہ ہمیں برگ حنا
اپنے خوں سے ہاتھ ان کے تر بتر کر دا

نقش پا سے کیا مٹاتا تو ہمیں پیرِ فلک
رہبری کا کام دینگے جو گذر کر جائینگے

نمبر ۲

جھک گئے پردے حیا کے دنیا شرمانے لگی
ہٹ کے نکلو بے ایمانو تم میں بو آنیگی
ہم ہندیان وطن ہیں دیکھ لو آزاد ہیں
سوچ کر بولے کہ ہاں کچھ کچھ خبر آنے لگی
تو مذہب کا تو شیدا تھا خوب مونھ کالا ہوا
ہر گلی کوچہ میں تجھپر جوتیاں پڑنے لگی

نمبر ۳

(از قلم بسمل الہ آبادی)

شوقِ دل کہتا ہے گھبرانے سے کچھ حاصل نہیں
منزلِ الفت کوئی دو چار سو منزل نہیں
پھیر دونگا میں چھری گردن پر اپنے ہاتھ سے
مرنیوالے کیلئے مرنا کوئی مشکل نہیں
ڈوبنے دیتا ہے یہ تجربہ موجِ غم

حال دیکھو تجھ سے دور اب ساحل نہیں
لگ گئی ہے اس ارادے سے مجھے میری امید
میں سمجھتا تھا کہ مر جانا کوئی مشکل نہیں
دل سے نکلے لب تک آئے لب سے پہنچے عرش تک
دل ہی دل میں جو ہے گھٹ کر وہ آہِ دل نہیں
جب وہ سب وطن میں پیچ و خم کا خوف کیا
چلنے والا چاہئے یہ راہ کچھ مشکل نہیں
آس تم نے توڑ دی اپنے مریضِ عشق کی
اس کے منہ پر کیوں کہا جینے کے یہ قابل نہیں
ہر نفس کہتا ہے تھک کر یہ مجھ سے ہر نفس
رہروِ گم کردہ منزل کی کہیں منزل نہیں!
لوگ کہتے ہیں کہ وہ قاتل بڑا بیدرد ہے
اسکو بھی بسمل نہ میں کر دوں تو میں بسمل نہیں

نمبر (۴)

نوجوانوں سے اپیل!

(از قلم پرتاپ چند آزاد۔ سیالکوٹی)

ویدک سپوتو ماتا کے! دھیان ادھر بھی دھرنا ہوگا
بھارت میں جنمے ہو اس کارن ماتا کا قرض ادا کرنا ہوگا

بال بنانا تیل ڈالنا فیشن کا اب نہیں زمانہ ہے
شیر مرد مردانے تم تو ہو یہ ایک فیشن زنانہ ہے

نکٹائی کالر چشمہ لگانا نہیں ہے کچھ شان تمہیں
دیش کاریہ کرنے اور کھدر میں کچھ اپمان نہیں

جس بھارت میں جنمے ہو جس ماتا نے دودھ پلایا ہے
دھکار تمہارے جیون پر فیشن یہ تم نے کیا بھایا ہے

سارٹیفکیٹ بی۔ اے اور ایم۔ اے کا لیکر تم جہاں جاؤ گے
دیکھو بھائی بیکار رہے تم نوکری سے پیٹ کو پالو گے

تم ویر جوانوں کے ہوتے ماتا پر ہے اتیا چار ہزاروں دن
[illegible] ہو اس جیون پر لعنت دھکار تمہارے کانوں کو
سب ایک ہو کر [illegible]

یہ کیسے جوان ہیں بھارت کے گہری نیند میں سوتے ہیں

بھارت ماتا تمپر روتی ہے آنسو چار بہاتی ہے

جس گود میں تم جنمے ہو وہ ماتا تا کھاتی ہے

ماتائیں بہنیں جیل میں ہوں دن رات ہوں اتیاچار بھی ان پر

تم گہری نیند میں سوئے پڑے ہو شاباش جوانوں تمپر

اب آزاد اٹھو تم بھی سونیکا ہے وقت گیا

چار طرف دیکھو بھارت میں کیسا ہاہاکار مچا

نمبر ۵

ازقلم کشن لال ثاقب بریلوی

ہاں ہندو مسلم سے پیار بڑھائینگے ॥ ہاں کعبہ والے بھی کاشی میں آئینگے

ہاں ہندو مسلم کا مال دکھائیگا ॥ ہاں مسلم ہندو کی لاج بچائیگا

دونوں مل مل کے خوشیاں منائینگے

ہندو مسلم کے گھر کا چراغ ہے ॥ دونوں پھول ہیں بھارت باغ ہے

جو ہیں کانٹے انہیں اب جلائینگے

کملی والے کو ہندو سے پیار ہے ॥ مرلی والا بھی مسلم کا یار ہے

دونوں بھارت کی گئوئیں چرائینگے

ایک پرفن ہے دوسرا کمال ہے ✱ بھارت ماتا کے دونوں ہی لال ہیں
دشمن دونوں کو کیا آزمائینگے

نمبر (۶)

خدایا کیسی مصیبتوں میں یہ ہندوالے گرفتار ہوئے ہیں
قدم قدم پر ہماری خاطر ستم کے جال پڑے ہوئے ہیں

ہماتے یہ مہمان جو آئے تھے مگر وہ ظلم کرنے لگے ہمیں پر
غضب ہے اپنے مکان سے باہر مکان تالے پڑے پڑے ہیں

سروں پہ دشمن کھڑے ہوئے ہیں تان کر خنجر اٹھے ہوئے ہیں
دلوں میں نشتر چبھے ہوئے ہیں جگر میں بھالے لگے ہوئے ہیں

ہزاروں بچوں سے باپ بچھڑے وہ تیغ قسمت سے ہو گئے گھر
سہاگنوں کے سہاگ اُجڑے گھروں میں تالے پڑے ہوئے ہیں

ہوا زمانہ کی بگڑی نیر تو ظلم ڈھانے لگے ستمگر
سنائیں فریاد کسکو جا کر دلوں میں چھالے پڑے ہوئے ہیں

نمبر (۷)

(از قلم پنڈت رادھے شیام جی متن بریلی)

ام سی لیکھنی آج پھر لیکر یہ بھان

موہن موہنداس کا کرتا ہے گن گان

اسی جگت کے بیچ آئے دونوں تراس

وہ کیول موہن ہے یہ ہیں موہن داس

وکھیات وہ برج بہاری تھے تو یہ گجرات بہاری ہیں

وہ چکر سدرشن دھاری تھے تو یہ بھی چرکھا دھاری ہیں

وہ جنمے کارا گرہ میں تھے۔ یہ باری کارا گرہ گئے ہیں

وہ سوتر مہابھارت کے تھے۔ یہ نیتا ستیہ آگرہ کے ہیں

وے دودھ گائے کا پیتے تھے۔ انکو بکری کا بھایا ہے

گوبردھن اُدھر اُٹھایا تھا۔ بھارت اِدھر جگایا ہے

وہ بنسی مدھور بجاتے تھے۔ یہ تکلی خوب ملاتے ہیں

وہ کالی کملی والے تھے۔ یہ کھدر میں دکھلاتے ہیں

وہ متھرا سے دوارکا گئے۔ یہ افریقہ رہ آئے ہیں

وہ ماکھن چور کہلاتے تھے۔ یہ ستیہ چور کہلاتے ہیں

انکا بھی بھگت زمانہ تھا۔ انکا بھی بھگت زمانہ ہے

اُن موہن کا برسانہ تھا اِن موہن کا دھراسانہ ہے

جب بھی یہ بھارت نربھے تھا۔ اب بھی یہ بھارت نربھے ہو

اس کارن تم سب ملکر بولو شری موہن کرمچند کی جے

نمبر (۸)

پنڈت موتی لال نہرو کی یادگار ہیں

کام کرنیوالے اس سے کام کرنا سیکھ جائیں
پاؤں میدان سیاست میں دھرنا سیکھ جائیں

یوں نڈر ہو کر کسی سے بھی نہ ڈرنا سیکھ جائیں
دیش پر مرنا کسے کہتے ہیں مرنا سیکھ جائیں

مانتے ہیں اچھے کام موتی لال کا
رہتی دنیا تک رہیگا نام موتی لال کا

بانکپن کیسا تھا تھی سر آن موتی لال کی
تھی سمندر پار بھی کیا شان موتی لال کی

دولت دنیا رہی مہمان موتی لال کی
دیش سیوا کیلئے تھی جان موتی لال کی

یوں تو دنیا کے سمندر میں کمی موتی نہیں
لاکھوں موتی ہیں مگر اس آن کا موتی نہیں

نمبر (۹)

(از قلم پرتاب چندر آزاد - سہبا گمن پوری یو پی)

کریگا ظلم و ستم کب تک مجھے تڑپائیگا
آنسوؤں سے خوں رلا کر ظالم نہیں سکھ پائیگا
ایکدن ہم بھی پوچھینگے تجھ سے فرنگی ظالماں
ہند سے لندن کو جب کہ تو سفر کر جائیگا
منھ تو کالا ہوگیا اب جوتیاں باقی رہیں
بھاگ جا جلدی سے ورنہ نام تک مٹ جائیگا
ہوگیا آزاد بھارت ہند والو دیکھ لو
دیدو دھکے فرنگی ہند میں نہ رہنے پائیگا
بھگا دو مار ڈنڈے سے بندروں کو قلندر ہند کے
اب نہ کوئی بھی کبھی آزاد کو تڑپائیگا

نمبر (۱۰)

کیا ہوا گر مر گئے اپنے وطن کے واسطے
بلبلیں قربان ہوتی ہیں چمن کے واسطے
ترس آتا ہے تمہارے حال پر اے ہندیو

غیر کے محتاج ہو اپنے کفن کیواسطے

دیکھتے ہیں آج جنکو شاد ہے آزاد ہے

کیا تمھیں پیدا ہوئے رنج و محن کیواسطے

درد سے اب بلبلا ئیکا زمانہ ہو گیا

فکر کرنی چاہئے مرحِ سُخن کیواسطے

ہندوؤنکو چاہئے کہ قصد کعبہ کا کریں

اور پھر مسلم پڑھیں گنگ و جمن کیواسطے

نمبر (۱۱)

آزادی کا دیوانہ ہے مستانہ بھگت سنگھ

ہمد کیس میں پکڑا گیا دیوانہ بھگت سنگھ

بھارت کی ایک شان ہے دیوانہ بھگت سنگھ

ہم باغی کا ارمان ہے دیوانہ بھگت سنگھ

ہوتی تھی میٹنگ اسمبلی میں جب دم پھینکا بم

اس کیس میں پکڑا گیا دیوانہ بھگت سنگھ

دیتا تھا لالا جپت رائے لاہور کے تھانہ میں

ہو جاؤ ہوشیار یہ کہتا تھا بھگت سنگھ

نمبر (۱۲)

نتیجہ بد سے بد ہمکو ملا ہے تمھاری ہر جگہ امداد کر کے
کیا آباد اپنا دیش تو نے۔ ہمارے ملک کو برباد کر کے
رہو تم شوق سے ہندوستا نہیں مگر ہندوستانکو آزاد کر کے
کرینگے ملک کو آزاد اپنے۔ تمھاری جیل کو آباد کر کے
مہنتوں پر ترا گولی چلانا ۔ رہیگا یہ تجھے برباد کر کے
زمین ہند تھوڑی انکو دیکر۔ مصیبت میں پھنسے آباد کر کے
سمجھ لے خوب اے ظالم سمجھ مٹینگے اک تجھے برباد کر کے
ہمیں منظور ہے زنداں میں چلنا اگر رکھو ہمیں دل شاد کر کے
زمانہ کو دکھا دونگا ایکدن۔ تجھے بھی اے صیاد کر کے
جہاں سنتا نہیں کوئی کسیکی۔ نتیجہ کیا وہاں فریاد کر کے

نمبر (۱۳)

اسے یہ فکر ہے ہر دم نئی طرز جفا کیا ہے
ہمیں یہ شوق ہے دیکھیں ستم کی انتہا کیا ہے
گنہگار وں میں شامل گناہوں سے نہیں واقف
سزا مانتے ہیں خدا جانے خطا کیا ہے

یہ رنگ بھی رنگ جنوں بنجائیگا غافل!
سمجھ لے یاس و حرماں کے مرض کی انتہا کیا ہو

چمکتا ہے شہیدوں کا لہو قدرت کے پردہ میں
شفق کا حسن کیا ہے پھول کی رنگت نما کیا ہو

امیدیں لگ گئیں مٹی میں ورد و ضبط آخر ہے
صدا اے غیب بتلا دے مجھے حکم خدا کیا ہو

نمبر (۱۴)

(اسکولوں اور خاصکر ہمارے کالج کے بھائی غور فرماویں)

(از قلم مہاشہ چندر کوی)

ہندوستانی کمائی فی کس گیارہ پائی ہے
خرچ ہوتا ہے جتنا اسکی فہرست بتائی ہے

دو کی ٹوپی قمیض سوا کی نکٹائی چھ آنے کو
پانچ کا چشمہ پانچ آنے کالر ٹائی لگانے کو

نہیں پانچ سے کم لگتے کوٹ ویسکوٹ بنانے کو
کم سے کم پتلون چار کی گیلس بارہ آنے کو

تیسرے دن چار آنے لگتے لگی دھلائی ہے

ساڑھے سات سے کم نہیں لگتے سٹینڈرڈ واچ منگاتیں
ایک روپیہ سے کم نہیں لگتا فیتی بہت کمانے میں
ڈاسن کا فلبوٹ ہے سات کا مشہور زمانے میں
برش اور پالش کی شیشی دونوں ملے نو آنے ہیں
برٹش کی جراب قیمتی چھ آنے بتلائی ہے
ٹینس کی سکنڈ ہینڈ سائیکل یہ بھی آجکل کا ہی فیشن
ایک میل بھی نہیں چل سکتے پیدل یہ مسٹر انڈین
سوا روپیہ کا گھر میں سلیپر رکھنا پڑتا ہے مجبوراً
غلطی ہو تو معاف کیجے میں بتلاتا ہوں تخمینا
ایک آنہ روزانہ الٹے لیتا بڑھوتائی ہے
کنگھا صابن تیل سیفٹی پن تم کو گنواؤں کیا
دس آنے سے کمتی قیمت انکی اور لگاؤں کیا
سگریٹ کا کسقدر خرچ ہے یہ تم کو سمجھاؤں کیا
چندر کہیں یہ خرچ تھرڈ کا فرسٹ کلاس بتلاؤں کیا
اس فضول خرچی نے تجارت میں در در بھیک منگائی ہے

نمبر (١٥)

باندھ لے بستر فرنگیا راج اَب جانیکو ہے
ظلم کافی کر چکے پبلک بگڑ جانیکو ہے

گولیاں تو کھا چکے اب توپ بھی ہم دیکھ لیں
مر مٹیں گے دیش پر پھر انقلاب آنیکو ہے

ویر جو اس جیل میں ہیں قوم کے وہ تاندا
جیلخانہ توڑ دینگے یہ ہو چلنے کو ہے

کہہ رہے ہیں بابا گاندھی مان لو شرطیں تمام
ورنہ پھر نقشہ حکومت کا پلٹ جانیکو ہے

آ گئے ہیں اب پٹیل بھی کارزارِ ہند میں
دیکھنا تم راجشاہی بے نقاب ہونیکو ہے

لکھدی گاندھی نے چٹھی آخری اردن کے نام
اب سنبھل جا فرنگی ورنہ نشاں مٹنے کو ہے

ماتو یہ نے وار اپنا کر دیا انگلینڈ پر
دیکھنا اب مانچسٹر بھی اُجڑ جانیکو ہے